پارہ: نمبر26

دورہ قرآن نوٹس

Prepared by:

ZAHIDA YASIR TEAM

- Farzana Adeeb
- Mehrab Batool
- Uzma Shakeel
- Sara Bibi
- Javeria Atif
- Sadia Alam
- Zahida Yasir

السلام علیکم ورحمته الله وبرکاته

الحمدللہ ربّ العالمین والصلاۃ والسلام عَلٰی رَسُوْلِہِ الامین فاالعاقبۃ للمتقین

اما بعد

فَأَعُوذُ بِٱللَّهِ مِنَ ٱلشَّيْطَٰنِ ٱلرَّجِيمِ

بِسْمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحْمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ

رَبِّ اشْرَحْ لِي صَدْرِي وَيَسِّرْلِي أَمْرِي وَاحْلُلْ عُقْدَةً مِنْ لِسَانِي يَفْقَهُوا قَوْلِي

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ

پارہ نمبر(26)

شروع کرتی ہوں اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔

آیت نمبر:01

*حٰم

آیت نمبر:02

*اس کتاب قرآن کا نزول اللہ زبردست اور دانا کی طرف سے ہے۔

آیت نمبر:03

*ہم نے زمین اور آسمانوں کو اور ان ساری چیزوں کو جو ان کے درمیان ہیں حق کے ساتھ اور ایک خاص مدت کے تعین کے ساتھ پیدا کیا ہے مگر یہ کافر لوگ اس حقیقت سے منہ موڑے ہوئے ہیں جس سے انہیں خبر دار کیا جارہا ہے۔

آیت نمبر:04

*اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم ان سے کہہ دیجیئے کبھی تم نے آنکھیں کھول کر دیکھا بھی ہے ان ہستیوں کو جنہیں تم خدا کو چھوڑ کے پکارتے ہو ذرا مجھے دکھاؤ تو سہی کہ زمین میں انہوں نے کیا پیدا کیا ہے یا آسمان کی تخریب، اور اس کی تدبیر

میں ان کا کوئی حصہ ہے اس سے پہلے آئی ہوئی کوئی کتاب یا علم کا کوئی بقیہ حصہ اگیا تمہارے پاس ثبوت کے طور پہ ہے تو وہ میرے پاس لے آؤ اگر تم سچے ہو۔

اگر سچے ہو تو پھر ان کے خدا ہونے پہ یا خدا کے ساتھ شریک ہونے پہ کوئی تو دلیل دو۔

آیت نمبر:05

* آخر اس شخص سے زیادہ بہکا ہوا انسان اور کون ہو گا جو اللہ کو چھوڑ کے ان کو پکارے جو قیامت تک اسے جواب نہیں دے سکتے۔

کس کی بات ہو رہی ہے جو مکہ والے بتوں کو پکارتے تھے یا پھر قبر میں جو مردہ لوگ ہیں ان کے بارے میں کہ وہ قیامت تک کسی کو جواب نہیں دے سکتے۔

* یہ تو اس بات سے بھی بے خبر ہے کہ کوئی ان کو پکار رہا ہے۔

آیت نمبر:06

* اور جب تمام انسان جمع کیے جائیں گے اس وقت وہ اپنے پکارنے والوں کے دشمن اور ان کی عبادت کے انکاری ہو جائیں گے۔

آیت نمبر:07

* ان لوگوں کو جب ہماری صاف صاف آیات سنائی جاتی ہیں اور حق ان کے سامنے آجاتا ہے تو یہ کافر لوگ اس کے متعلق کہتے ہیں یہ تو کھلم کھلا جادو ہے۔

آیت نمبر:08

* اور کیا ان کا یہ کہنا بھی ہے کہ رسول نے اس کو خود گھڑ لیا ہے۔

تو کبھی کہتے ہیں کہ جادو ہے کبھی کہتے ہیں خود گھڑ لیا ہے جنہوں نے ایمان نہیں لانا ان کے سو سو بہانے ہیں۔

* ان سے کہہ دیجیۓ اگر میں نے اسے خود گھڑ لیا ہے تو تم مجھے خدا کی پکڑ سے کبھی بھی نہیں بچا سکو گے جو باطن تم بناتے ہو اللہ ان کو خوب جانتا ہے میرے اور تمہارے درمیان وہی گواہی دینے کے لیے کافی ہے اور اللہ بڑا درگزر کرنے والا رحم کرنے والا ہے۔

آیت نمبر:09

* ان سے کہہ دیجیۓ میں کوئی نرالا رسول نہیں ہوں میں یہ بھی نہیں جانتا کہ کل تمہارے ساتھ کیا ہونا ہے اور میرے ساتھ کیا ہونا ہے میں تو صرف اسی بات کی پیروی کرتا ہوں جو میری طرف وحی کی جاتی ہے اور میں ایک صاف صاف خبردار کر دینے والے کے سوا کچھ بھی نہیں ہوں۔

کسی انسان کا انجام کیا ہونا اس کی خبر تو صرف اللہ تعالیٰ کے پاس ہے یہاں پہ رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم فرمارہے ہیں کہ مجھے تو اپنے انجام کی خبر بھی نہیں ہے اور اب ہم دیکھیں تو لوگ غیب کے علم کے پیچھے پڑے رہتے ہیں۔

ایک صحابی ام ہالہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتی ہیں کہ جب مہاجرین اور انصار کے لیے قرہ ڈالا گیا تو عثمان بن معزون رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان کے حصے میں آئے کہتی ہیں کہ ہم نے ان کا خوب خیال رکھا لیکن وہ فوت ہو گئے تو اس کے بعد ہم نے ان کو ان کے کپڑوں میں رہنے دیا یہاں تک کہ رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم ایسے آئے تو میں نے کہا کہ اے عثمان میں آپ کے بارے میں گواہی دیتی ہوں کہ اللہ نے آپ کو اپنے ہاں بڑی عزت سے نوازا ہے تو یہ سن کے رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کہنے لگے آپ کو کیسے معلوم کہ اللہ نے عثمان کو عزت سے نوازا ہے تو اس وقت میں سوچنے لگی کہ واقعی میرے پاس تو کوئی ایسا علم نہیں ہے تو میں نے کہا یا رسول اللہ میرے ماں باپ آپ پہ قربان ہو اللہ اور کس کو نوازے گا تو رسول پاک نے فرمایا اللہ کی قسم عثمان انتقال کر چکے ہیں اور میں ان کے لیے خیر کی امید رکھتا ہوں اور اللہ کی قسم میں اپنے لیے بھی حتمی طور پہ کچھ نہیں کہہ سکتا کہ میرے ساتھ کیا معاملہ ہو گا حالانکہ میں اللہ کا رسول ہوں تو ام حالہ کہتی ہیں کہ اس کے بعد تو میں نے آئندہ کسی کے لیے گمان نہ کرنے کا فیصلہ کر لیا مگر میں بہت ہی زیادہ غم میں ہو گئی۔

تو اس میں ہمیں پتہ چلتا ہے کہ مرنے کے بعد کس کے ساتھ کیا معاملہ ہونا ہے اس کی خبر صرف اللہ کے پاس ہے۔

آیت نمبر:10

* اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم ان سے کہہ دیجیئے کبھی تم نے سوچا بھی ہے کہ اگر یہ کلام اللہ ہی کی طرف سے ہوا اور تم نے اس کے انکار کر دیا تو تمہارا انجام کیا ہو گا اور اس وجہ سے ایک کلام پر تو بنی اسرائیل کا ایک گواہ شہادت دے چکا ہے۔

کون سا گواہ عبد اللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بات ہو رہی ہے جنہوں نے اسلام قبول کر لیا تھا۔

* وہ ایمان لے آیا اور تم اپنے گھمنڈ میں پڑے رہے ایسے ظالموں کو اللہ ہدایت نہیں دیا کرتا۔

آیت نمبر:11

* جن لوگوں نے ماننے سے انکار کر دیا ہے وہ ایمان لانے والوں کے متعلق کہتے ہیں کہ اگر اس کتاب کو مان لینا کوئی اچھا کام ہوتا تو یہ لوگ اس معاملے میں ہم سے سبقت نہ لے جاسکتے۔

تو ان کا کیا خیال تھا کہ اسلام کو قبول کرنے والے چونکہ کمزور اور کم تر لوگ ہیں تو یہ اسلام کوئی بہت خیر والی چیز نہیں اور اگر اس مذہب میں بہت ہی خیر و بھلائی ہوتی تو قریش کے لوگ اس میں سبقت لے جاتے لیکن حقیقت تو یہ ہے کہ اسلام کو قبول کرنے کے لیے کسی کا مالی لحاظ سے یا دنیاوی لحاظ سے اسٹیٹس status اور مضبوط ہونا یہ ضروری نہیں ہے بلکہ بہت سی دفعہ ایسے ہوتا ہے کہ بہت سے لوگ جو دنیاوی لحاظ سے اسٹیٹس status میں کم ہوتے ہیں لیکن دین کی بہت اچھی سمجھ رکھتے ہیں۔

* تو لیکن چونکہ انہوں نے اس سے ہدایت نہ پائی اس لیے اب یہ ضرور کہیں گے کہ یہ تو پرانا کوئی جھوٹ ہے۔

آیت نمبر:12

* حالانکہ اس سے پہلے موسیٰ کی کتاب رہنما اور ہدایت بن کر آچکی ہے اور یہ کتاب اس کی تصدیق کرنے والی عربی زبان میں آئی ہے تاکہ ظالموں کو خبر دار کر دیا جائے اور نیک روش اختیار کرنے والوں کو خوشخبری دی جائے۔

آیت نمبر:13

* یقیناً جن لوگوں نے کہا اللہ ہی ہمارا رب ہے پھر اس پہ جم گئے ان کے لیے نہ کوئی خوف ہو گا اور نہ ہی وہ غمگین ہوں گے۔

آیت نمبر:14

* ایسے سب لوگ جنت میں جانے والے ہیں جہاں وہ ہمیشہ رہیں گے اپنے ان اعمال کی وجہ سے جو وہ دنیا میں کرتے رہے ہیں۔

آیت نمبر:15

* ہم نے انسان کو وصیت کی کہ اپنے والدین کے ساتھ نیک سلوک کرو۔

والدین کے ساتھ نیک سلوک کرنا بہت ضروری ہے ہمارے مذہب کا حسن یہ ہے کہ اگر کسی کا احسان انسان پہ ہو تو اس کے ساتھ بہت زیادہ نیکی کا حکم دیا جاتا ہے اور پھر خصوصاً والدین اور پھر جب والدین بوڑھے ہو جائیں تو ان کا تو اپنی اولاد کے اوپر حق بھی بہت زیادہ ہوتا ہے اور والدین دونوں میں سے ماں کا پھر درجہ بہت زیادہ ہے ماں کا حق اس وجہ سے بھی زیادہ رکھا گیا کہ وہ اولاد کے لیے بہت زیادہ جسمانی تکلیفیں اٹھاتی ہے۔

کہ جیسے شخص نے رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ مجھ پہ سب سے زیادہ کس کا حق ہے تو آپ نے فرمایا تیری ماں کا انہوں نے پھر پوچھا پھر کس کا پھر تیری ماں تین مرتبہ آپ نے فرمایا کہ تیری ماں کا اور جب چوتھی دفعہ انہوں نے پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ تیرے باپ کا۔

اور جو ماں کے ساتھ حسن سلوک ہے نا اس کو تو جہاد سے بھی افضل نیکی قرار دیا ہے۔

کہ جیسے ایک صحابی رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور کہنے لگے میں اللہ اور آپ کو خوش کرنے کے لیے جہاد کرنا چاہتا ہوں آپ کے ساتھ تو آپ نے ان سے فرمایا کہ اللہ تمہارا بھلا کرے کیا تمہاری ماں زندہ ہے انہوں نے کہا جی ہاں وہ زندہ ہے آپ نے فرمایا کہ واپس جاؤ اور اپنی ماں کی خدمت کرو ان صحابی نے پھر دوسری طرف آ کے یعنی دوسرے رخ سے آ کے پھر دوبارہ یہی بات دوہرائی تو آپ نے بھی پھر دوبارہ وہی بات دہرائی کہ اگر تمہاری ماں زندہ ہے تو اس کی خدمت کرو اور تیسری دفعہ پھر ایسے ہی ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ واپس جاؤ اور اپنی ماں کی خدمت کرو اور اس کے قدموں کو لازم کر لو کہ جنت وہی ہے۔

تو ماں کی خدمت اتنا زیادہ افضل کام ہے کہ جہاد جیسا اس کا درجہ ہے یا جہاد سے بھی زیادہ بلند درجہ ہے۔

ایک ماں کا اسلام نے اتنا درجہ کس وجہ سے رکھا ہے یہ اگلی آیت میں اللہ تعالیٰ خود بیان فرما رہے ہیں۔

* اس کی ماں نے مشقت اٹھا کر اسے پیٹ میں رکھا اور مشقت اٹھا کر ہی اس کو پیدا کیا اور اس کے حمل اور دودھ چھڑانے میں تیس مہینے لگ گئے یہاں تک کہ جب وہ اپنی پوری طاقت کو پہنچا اور چالیس سال کا ہو گیا تو اس نے کہا اے میرے رب مجھے توفیق دے کہ میں تیری نعمتوں کا شکر ادا کروں جو تو نے مجھے اور میرے والدین کو عطا فرمائی اور ایسا نیک عمل کرو جس کا تو راضی ہو جائے اور میری اولاد کو بھی نیک بنا جو مجھے سکھ دے اور میں تیرے حضور توبہ کرتا ہوں اور میں فرمانبردار مسلم بندوں میں سے ہوں۔

یہاں پہ خاص ایک چالیس سال کی عمر کا ذکر کیا گیا کیونکہ اس عمر کے بعد انسان میں ایک ٹھہراؤ آ جاتا ہے اس کا مزاج بدل جاتا ہے اللہ سے بھی رشتہ مضبوط ہو جاتا ہے اور پھر دعاؤں کے ذریعے تو اس رشتے کو زیادہ مضبوط کرنا چاہیے والدین کے لیے خصوصاً دعائیں کرنی چاہییں اور پھر جو بھی نیکی انسان کرے اس میں اپنے والدین کا حصہ ضرور ہو ورنہ ایک ہی دفعہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ نیت کر لے کہ میرے جتنے نیک کام ہیں یا میں جو بھی صدقہ کروں تو اس میں میرے والدین کا بھی حصہ ہو اور صدقہ والدین کی طرف سے بھی کرنا چاہیے اور پھر نیک اولاد والدین کے لیے ویسے ہی صدقہ جاریہ ہے نیک اولاد جو بھی عمل کرے گی اس کا ویسے ہی ثواب والدین کو ضرور پہنچے گا والدین کے ساتھ جو نیکی ہے وہ انسان کو جنت تک پہنچا دیتی ہے۔

عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتی ہیں کہ رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ میں جنت میں داخل ہوا ہوں تو مجھے وہاں پہ تلاوت کی آواز سنائی دی تو میں نے پوچھا کہ یہ کون ہے تو مجھے جواب ملا کہ یہ حارثہ بن نعمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہی نیکی ہے یہی نیکی ہے اور حارثہ اپنی والدہ کے ساتھ بہت نیکی کرنے والا تھا۔

تو یہ جو والدین کے ساتھ احسان کا رویہ یہ انسان کو جنت میں لے کے جاتا ہے ان شاءاللہ۔

آیت نمبر:16

* اس طرح کے لوگوں سے ہم ان کے بہترین اعمال کو قبول کرتے ہیں اور ان کی برائیوں سے در گزر کر جاتے ہیں یہ جنتی لوگوں میں شامل ہوں گے اس سچے وعدے کے مطابق جو ان سے کیا جاتا ہے۔

آیت نمبر:17

* اور جس شخص نے اپنے والدین سے کہا اف تنگ کر دیا تم نے مجھے کیا تم مجھے یہ خوف دلاتے ہو کہ میں مرنے کے بعد پھر دوبارہ قبر سے نکالا جاؤں گا حالانکہ مجھ سے پہلے بہت سی نسلیں گزر چکی ہیں۔

تو اب یہاں پہ ایک نافرمان اولاد کی بات ہو رہی ہے۔

* اس کے ماں باپ اللہ کی دہائی دے کے کہتے ہیں ارے بدنصیب مان جا اللہ کا وعدہ تو سچا ہے لیکن وہ بدبخت کہتا ہے یہ ساری اگلے وقتوں کی فرسودہ کہانیاں ہیں۔

آیت نمبر:18

* یہ وہ لوگ ہیں جن پہ عذاب کا فیصلہ چسپاں ہو چکا۔

تو بعض دفعہ ایسا بھی ہوتا ہے کہ والدین نیک ہوتے ہیں لیکن اولاد بدکار ہو جاتی ہے۔

* ان سے پہلے جنوں اور انسانوں کے جو ٹولے ہو گزرے ہیں انہی میں یہ بھی جا شامل ہوں گے بے شک یہ گھاٹے میں رہنے والے لوگ ہیں۔

آیت نمبر:19

* ان دو گروہوں میں سے ہر ایک کے درجے ان کے اعمال کے لحاظ سے ہیں تاکہ اللہ ان کے کیے کا پورا پورا بدلہ ان کو دے اور ان پہ ہرگز ظلم نہیں کیا جائے گا۔

تو ہر ایک کو اس کے اعمال کے لحاظ سے درجہ ملے گا جیسے جنت کے بھی سو درجے ہیں تو ہر ایک کا وہاں پہ درجہ ہو گا اس کے عمل اس کی نیت اخلاص تقویٰ اور ایمان کے مطابق اس کو وہاں پہ دیا جائے گا۔

آیت نمبر:20

* پھر جب یہ کافر لوگ آپ کے سامنے لا کھڑے کیے جائیں گے تو ان سے کہا جائے گا تم اپنے حصے کی نعمتیں اپنی دنیا کی زندگی میں ختم کر چکے ہو اور ان کا لطف تم نے اٹھا لیا ہے اب جو تکبر تم زمین میں کسی حق کے بغیر کرتے رہے اور جو نافرمانیاں تم نے کیں ان کی پاداش میں آج تم کو ذلت کا عذاب دیا جائے گا۔

تو یہاں پہ جو بات ہوئی ہے دنیا کی زندگی میں نعمتیں مل جانا یہ بہت سخت بات ہے اور صحابہ کرام تو دنیا میں بدلہ ملنے سے خوف کھاتے تھے اور بہت ڈرتے تھے اور اس بات کو پسند نہیں کرتے تھے کہ دنیا ان کے اوپر بہت کھل جائے۔

عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ تعالی عنہ جو عشرہ مبشرہ میں سے تھے ایک دفعہ روزے کی حالت میں جب افطار کے ٹائم ان کے سامنے کھانا لایا گیا تو وہ رونا شروع ہو گئے رو پڑے کہ موسیٰ بن عمیر مجھ سے بہتر تھے ان کو کفن ایسی چادر میں دیا گیا کہ اگر سر ڈھانپا جاتا تو پاؤں کھل جاتے اور اگر پاؤں ڈھانپے جاتے تو سر کھل جاتا اور پھر ہمارے لیے زمین کی نعمتیں کشادہ کر دی گئیں اور ہمیں تو یہ ڈر ہے کہ ہماری نیکیوں کا بدلہ ہمیں دنیا میں ہی نہ مل جائے اس کے بعد آپ اتنا روئے اتنا روئے کہ کھانا بھی نہیں کھایا۔

یہ ان کا تقویٰ تھا کہ وہ لوگ ہر نیکی کا بدلہ صرف آخرت میں ہی چاہتے تھے۔

آیت نمبر:21

* ذرا انہیں عاد کے بھائی ھود علیہ السلام کا قصہ سناؤ جبکہ اس نے احقاف میں اپنی قوم کو خبر دار کیا اور ایسے خبر دار کرنے والے تو اس سے پہلے بھی گزر چکے تھے اور اس کے بعد بھی آتے رہے ان سب کا ایک ہی پیغام تھا کہ اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو مجھے تمہارے حق میں ایک بڑے ہولناک دن کے عذاب کا اندیشہ ہے۔

آیت نمبر:22

* تو انہوں نے جواب میں کہا کیا تو اسی لیے آیا ہے کہ ہمیں بہکا کر ہمارے معبودوں سے ہمیں ہٹا دے اچھا تو پھر لے آ اپنا وہ عذاب جس سے تو ہمیں ڈراتا ہے اگر واقعی تو سچا ہے۔

آیت نمبر:23

* اس نے کہا اس کا علم تو صرف اللہ کے پاس ہے میں تو صرف پیغام پہنچانے والا ہوں جو میں دے کے بھیجا گیا ہوں مگر میں دیکھ رہا ہوں کہ تم لوگ بہت ہی نادان ہو بہت جہالت کر رہے ہو۔

آیت نمبر:24

* پھر جب انہوں نے اس عذاب کو اپنی وادیوں کی طرف آتے دیکھا تو کہنے لگے یہ تو بادل ہے جو ہمیں سیر اب کر دے گا نہیں بلکہ یہ تو وہی چیز ہے جس کے لیے تم جلدی مچا رہے تھے یہ ہوا کا طوفان ہے جس میں دردناک عذاب چلا آ رہا ہے۔

آیت نمبر:25

* یہ اپنے رب کے حکم سے ہر چیز کو تباہ کر ڈالے گا آخر کار ان کا حال یہ ہوا کہ ان کے رہنے کی جگھوں کے سوا وہاں کچھ نظر نہ آتا تھا۔

ایسی سخت ہوا چلی کہ سب تہس نہس کر دیا جیسے کبھی وہاں پہ کچھ تھا ہی نہیں۔

* اس طرح ہم مجرموں کو بدلہ دیا کرتے ہیں۔

آیت نمبر:26

* ان کو ہم نے وہ کچھ دیا تھا جو تم لوگوں کو نہیں دیا ہے ان کو ہم نے کان آنکھیں اور دل سب کچھ دے رکھے تھے مگر نہ وہ کان ان کے کسی کام آئے نہ آنکھیں نہ دل کیونکہ وہ اللہ کی آیات کا انکار کرتے تھے۔

ان کے دل مردہ تھے وہ اللہ کے حق کو پہچانتے نہیں تھے۔

* اور پھر وہ اسی چیز کے پھیرے میں آگئے جس کا وہ مذاق اڑاتے تھے۔

آیت نمبر:27

* تمہارے گردو پیش کے علاقوں میں بہت سی بستیوں کو ہم ہلاک کر چکے ہیں ہم نے اپنی آیات بھیج کر بار بار طرح طرح سے ان کو سمجھایا شاید کہ وہ باز آجائیں۔

آیت نمبر:28

* پھر کیوں نہ ان ہستیوں کو ان کی مدد کی جنہیں اللہ کو چھوڑ کے انہوں نے اللہ کے تقرر کا ذریعہ سمجھتے ہوئے معبود بنا لیا تھا بلکہ وہ تو ان سے کھو گئے اور یہ تھے ان کے جھوٹ اور ان ان کے بناوٹی عقیدوں کا انجام جو انہوں نے خود سے گھڑ رکھے تھے۔

آیت نمبر:29

* پھر وہ واقعہ یاد کرو جب ہم جنوں کے ایک گروہ کو تمہاری طرف لے آئے تھے تاکہ وہ قرآن سنیں جب وہ اس جگہ پہنچے جہاں تم قرآن پڑھ رہے تھے تو انہوں نے آپس میں کہا خاموش ہو جاؤ پھر جب پڑھا جا چکا تو وہ خبر دار کرنے والے بن کر اپنی قوم کی طرف پلٹے۔

آیت نمبر:30

* انہوں نے کہا اے ہماری قوم کے لوگوں ہم نے ایک کتاب سنی ہے جو موسیٰ کے بعد نازل کی گئی یہی ہے تصدیق کرنے والی ہے اپنے سے پہلے آئی ہوئی کتابوں کی اور رہنمائی کرتی ہے حق اور ہدایت کی طرف۔

تو یہ جو جنوں کا گروہ تھا انہوں نے آتے ہی جب قرآن سنا تو ایک دوسرے کو خاموش کروایا جیسے ہی پہلا انٹر یکشن ہوا تو خاموش ہونے کا بولا اور یہ قرآن کا ادب ہے کہ جس جگہ قرآن کی محفل ہو جہاں پہ اللہ کا کلام پڑھا یا پڑھا یا جا رہا ہو وہاں پہ خاموشی اختیار کی جائے۔

پھر دوسری بات ان جنوں کی یہ تھی کہ انہوں نے کوئی بہت لمبا چوڑا علم نہیں حاصل کیا تھا لیکن جتنا علم حاصل کیا وہ واپس جا کے اپنی قوم کے ساتھ شیئر کرنا شروع کر دیا۔

تو جو سچا داعی ہوتا ہے وہ اپنی قوم کا خیر خواہ ہوتا ہے اس سے ایک اور چیز بھی ہمیں پتہ چلتی ہے کہ رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم جنوں کی طرف بھی پیغمبر بنا کے بھیجے گئے تھے۔

آیت نمبر:31

* پھر کہنے لگے اے ہماری قوم کے لوگوں اللہ کی طرف بلانے والے کی دعوت قبول کر لو اور اس پہ ایمان لے آؤ اللہ تمہارے گناہوں سے درگزر کرے گا اور تمہیں عذاب علیم سے بچالے گا۔

آیت نمبر:32

* اور جو کوئی اللہ کے داعی کی بات نہ مانے وہ نہ زمین میں خود کوئی اختیار رکھتا ہے کہ اللہ کو زچ کر سکے اور نہ اس کے کوئی ایسے دوست مدد گار ہیں کہ اللہ سے اس کو بچا لیں ایسے لوگ کھلی گمراہی میں پڑے ہوئے ہیں۔

آیت نمبر:33

* اور کیا ان لوگوں کو یہ سمجھ نہیں آتا کہ جس اللہ نے یہ زمین اور آسمان پیدا کیے ہیں اور ان کو بناتے ہوئے جو نہیں تھکا وہ ضرور اس بات پہ قادر ہے کہ وہ مردوں کو زندہ اٹھائے گا کیوں نہیں یقیناً وہ ہر چیز کی قدرت رکھتا ہے۔

آیت نمبر:34

* جس وقت یہ کافر آگ کے سامنے لائے جائیں گے اس وقت ان سے پوچھا جائے گا کیا یہ حق نہیں ہے کیا یہ جہنم حق نہیں ہے وہ کہیں گے ہاں ہمارے رب کی قسم یہ تو حق ہے اللہ فرمائے گا اچھا تو اب عذاب کا مزہ چکھو اپنے اس انکار کی پاداش میں جو تم کرتے رہے تھے۔

آیت نمبر:35

* پس اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم صبر کیجیے جس طرح الوالعزم رسولوں نے صبر کیا ہے اور ان کے معاملے میں جلدی نہ کیجئے۔

کہ یہ جلدی مان لیں جلدی نہ کیجیے۔

* جس روز یہ اس چیز کو دیکھ لیں گے (یعنی عذاب کو) جس کا انہیں خوف دلایا جا رہا ہے تو انہیں معلوم ہو گا کہ جیسے دنیا میں دن کی ایک گھڑی بھر سے زیادہ نہ ٹھہرے ہوں بات ان تک پہنچا دی گئی اب کیا نافرمان لوگوں کے سوا کوئی اور بھی ہلاک ہو گا قیامت کے دن۔

سورۃ محمد

* شروع کرتی ہوں اللہ کے پاک نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔

آیت نمبر:01

* جن لوگوں نے کفر کیا اور اللہ کے راستے سے روکا اللہ نے ان کی اعمال کو ضائع کر دیا۔

آیت نمبر:02

* اور جو لوگ ایمان لائے اور جنہوں نے نیک عمل کیے اور اس چیز کو مان لیا جو محمد پر نازل ہوئی ہے (یعنی قرآن) اور وہ سراسر حق ہے ان کے رب کی طرف سے تو اللہ نے ان کی برائیاں ان سے دور کر دیں اور ان کا حال درست کر دیا۔

آیت نمبر:03

* یہ اس لیے کہ کفر کرنے والوں نے باطل کی پیروی کی اور ایمان لانے والوں نے اس قرآن کی پیروی کی جو ان کے رب کی طرف سے آیا ہے اس طرح اللہ لوگوں کو ان کی ٹھیک ٹھیک حیثیت بتائے دیتا ہے۔

آیت نمبر:04

* پس جب ان کافروں سے تمہارا آمنا سامنا ہو تو سب سے پہلا کام ان کی گردنیں مارنا ہے یہاں تک کہ جب تم ان کو اچھی طرح کچل ڈالو تب قیدیوں کو مضبوط باندھو۔

جیسے جنگ بدر میں مسلمانوں نے قیدی بنائے تھے اور اس کے بعد پھر فدیہ لے کے ان کو آزاد بھی کر دیا تھا۔

* ان کو قیدی بنا چکنے کی باتوں میں اختیار ہے احسان کرو یا فدیے کا معاملہ کرو یہاں تک کہ لڑائی اپنے ہتھیار ڈال دے (یعنی لڑائی ختم ہو جائے) یہ ہیں تمہارے کرنے کے کام اور اللہ چاہتا تو خود ہی ان سے نمٹ لیتا مگر اللہ نے یہ طریقہ

اس لیے اختیار کیا تا کہ تم لوگوں کو ایک دوسرے کے ذریعے سے آزمائے اور جو لوگ اللہ کے راستے میں مارے جائیں اللہ ان کے اعمال کو ہرگز ضائع نہیں کرے گا۔

آیت نمبر:05

* وہ ان کی رہنمائی فرمائے گا ان کا حال درست کر دے گا۔

آیت نمبر:06

* اور ان کو اس جنت میں داخل کرے گا جس سے وہ ان کو واقف کرا چکا ہو گا۔

تو جنت سے پہلے ہی جنتی واقف کرائے جا چکے ہوں گے احادیث سے ہمیں پتہ چلتا ہے کہ جنتی اپنے جنت میں گھر کو اس سے زیادہ پہچانیں گے جتنا وہ دنیا میں اس گھر کو پہچانتے ہیں۔

آیت نمبر:07

* اے لوگو جو ایمان لائے ہو اگر تم اللہ کی مدد کرو گے تو وہ تمہاری مدد کرے گا۔

جان سے مدد مال سے مدد۔

* اور تمہارے قدم اللہ مضبوط کر دے گا۔

آیت نمبر:08

* رہے وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا ہے تو ان کے لیے تو ہلاکت ہے اور اللہ نے ان کے اعمال کو ضائع کر دیا۔

آیت نمبر:09

* کیونکہ انہوں نے اس چیز کو ناپسند کیا ہے جس سے اللہ نے نازل کیا ہے (یعنی قرآن پاک قرآن کے احکامات) لہٰذا اللہ نے ان کی اعمال ضائع کر دیے۔

آیت نمبر:10

* کیا وہ زمین میں چلے پھرے نہ تھے کہ ان لوگوں کی انجام کو دیکھتے جو ان سے پہلے گزر چکے ہیں اللہ نے ان کا سب کچھ ان پر الٹ دیا ہے اور ایسی نتائج ان کافروں کے لیے مقدر ہیں۔

آیت نمبر:11

* یہ اس لیے کہ ایمان لانے والوں کا حامی و ناصر اللہ ہے اور کافروں کا تو کوئی حامی و ناصر نہیں ہے۔

آیت نمبر:12

* ایمان لانے والوں اور نیک عمل کرنے والوں کو اللہ ان جنتوں میں داخل کرے گا جس کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی اور کفر کرنے والے بس دنیا کی چند روزہ زندگی کے مزے لوٹ رہے ہیں اور یہ جانوروں کی طرح کھاپی رہے ہیں اور ان کا آخری ٹھکانہ جہنم ہے۔

اچھا اس آیت میں ایک تو نیک اعمال کی بات ہوئی ہے کہ ایمان لانے کے بعد کچھ نیک اعمال ایسے ہیں کہ جو انسان کو جنت تک لے کے جائیں گے وہ کون کون سے ہیں؟ ایک تو نماز پھر نماز۔۔۔ فرض نماز کے بعد جو آیت الکرسی ہے وہ اگر کوئی شخص باقاعدگی سے پڑھتا ہو تو اس کے اور جنت کے درمیان صرف موت کا فاصلہ ہے۔

اسی طرح احادیث سے ہمیں پتہ چلتا ہے کہ جو شخص حق پہ ہو اور جھگڑا چھوڑ دے تو اس کے لیے جنت میں محل کی خوشخبری ہے پھر جو شخص جھوٹ بولنا چھوڑ دے اور مذاق میں بھی جھوٹ نہ بولے اللہ کی محبت میں وہ جھوٹ بولنا چھوڑ دے اس کے لیے جنت کے درمیان میں محل کی خوشخبری ہے۔

اس کے لیے جنت کی اعلی منزلوں میں محل کی اور گھر کی خوشخبری ہے پھر جو شخص کسی مریض کی عیادت کے لیے جاتا ہے اس کے لیے 70 ہزار فرشتے دعا کرتے ہیں جو لوگ اللہ کی خاطر محبت کرتے ہیں اللہ کی خاطر دوستی کرتے ہیں تو اللہ تعالی قیامت والے دن ان کے اوپر سایہ فرمائے گا اور ان کو اپنے عرش کے سائے کے نیچے جگہ دے گا پھر ہر وہ کام نیکی بن جاتا ہے جو اللہ کی رضا کی نیت سے کیا جائے اور طریقہ سنت ہو اگر ہم اپنی روٹین کو بھی اس میں نیت اللہ کے لیے خالص کریں اور طریقہ سنت اختیار کریں تو ہماری روزمرہ کی روٹین بھی عبادت بن جائے گی اور ہر کام نیکی بن جائے گا اس کے مقابلے میں دوسری بات ہوئی ہے جانوروں کی کافروں کی کہ جو جانوروں کے جیسی زندگی گزارتے ہیں بس کھاتے پیتے رہتے ہیں اور اس کے علاوہ ان کا کوئی مقصد زندگی نہیں ہے لیکن جو مومن ہے وہ احتیاط سے کھاتا پیتا ہے اور دوسروں کا بھی خیال رکھتا ہے

رسول پاک ﷺ نے فرمایا مومن ایک آنت میں کھاتا ہے اور کافر سات آنتوں سے کھاتا ہے

اسی طرح ایک دوسرے موقعہ پہ ایک شخص نے آپ کے سامنے ڈکار لی تو آپ نے فرمایا کہ ڈکار کو ہم سے دور رکھو کیونکہ دنیا میں بہت پیٹ بھر کے کھانے والے قیامت کے دن بھوکے ہوں گے اس لیے کھانے پینے میں اعتدال سے کام لینا چاہیے وہ صحت کے لیے بھی زیادہ بہتر ہے

آیت نمبر:13

* اے نبی ﷺ کتنی ہی بستیاں ایسی گزر چکی ہیں جو تمہاری اس بستی سے بہت زیادہ زور اور تھی جہاں سے تمہیں نکال دیا گیا یعنی مکہ انہیں ہم نے اس طرح ہلاک کر دیا کہ کوئی ان کا بچانے والا نہ تھا

آیت نمبر:14

* بھلا ایسا ہو سکتا ہے کہ جو اپنے رب کی طرف سے ایک واضح ہدایت پر ہو وہ ان لوگوں کی طرح ہو جائے جن کے لیے ان کے برے اعمال خوشنما بنا دیے گئے اور وہ اپنی خواہشات کے پیچھے پڑ گئے

آیت نمبر:15

* پرہیزگار لوگوں کے لیے تو جنت کا وعدہ ہے اور اس جنت کی شان یہ ہے کہ اس کے نیچے نہریں بہہ رہی ہوں گی نتھرے ہوئے پانی کی نہریں بہہ رہی ہوں گی ایسے دودھ کی نہریں جس کے مزے میں ذرا فرق نہیں آئے گا اور ایسے شراب کی نہریں بہہ رہی ہوں گی جو پینے والوں کے لیے بہت لذیذ ہو گی اور ایسی نہریں بہہ رہی ہوں گی جو صاف ستھرے شہد کی ہوں گی اس جنت میں ہر طرح کے پھل ہوں گے اور ان کے رب کی طرف سے بخشش ہو گی کیا اس جنت کو پانے والا ان لوگوں کی طرح ہو سکتا ہے جو جہنم میں ہمیشہ رہے اور جنھیں ایسا گرم پانی پلایا جائے جو ان کی آنتیں تک کاٹ ڈالے

استغفر اللہ

آیت نمبر:16

* ان میں سے کچھ لوگ ایسے ہیں جو کان لگا کے اپ کی بات سنتے ہیں اور پھر جب آپ کے پاس نکلتے ہیں تو ان لوگوں سے جنھیں علم کی نعمت بخشی گئی ان سے پوچھتے ہیں ابھی ابھی ان صاحب نے کیا کہا ہے

گویا کہ سنتے ہیں لیکن سنی ان سنی کر دیتے ہیں بہرے بن جاتے ہیں حق بات سمجھ ہی نہیں آتی حق بات سننا نہیں چاہتے باہر نکل کہ اور لوگوں سے پوچھتے ہیں کہ یہ کیا کہہ رہے تھے

* یہ وہ لوگ ہیں جن کے دلوں پر اللہ نے مہر لگا دی ہے اور یہ اپنی خواہشات کے پیچھے پڑ گئے ہیں

آیت نمبر:17

* رہے وہ لوگ جنہوں نے ہدایت پائی ہے اللہ ان کو اور زیادہ ہدایت دیتا ہے اور انہیں ان کے حصے کا تقویٰ عطا فرماتا ہے

آیت نمبر:18

* اب کیا یہ لوگ بس قیامت ہی کے منتظر ہیں کہ وہ اچانک ان پہ آجائے اور اس کی علامات تو آہی چکی ہیں

اور ان علامات میں سب سے بڑی علامت رسول پاک ﷺ کا دنیا میں تشریف لانا ہے

آپ ﷺ نے فرمایا کہ میں اور قیامت ان دو اُنگلیوں کی طرح پھر آپ نے اپنی دو اُنگلیوں کو جوڑ کے رکھ کے دکھایا تو یعنی جس طرح ان دو اُنگلیوں کے درمیان کوئی اُنگلی نہیں ہے اسی طرح میرے اور قیامت کے درمیان کوئی اور نبی نہیں آنے والا اور اب اس کے بعد قیامت ہی آنے والی ہے

* پھر جب وہ قیامت آجائے گی تو ان کے لیے نصیحت قبول کرنے کا کوئی موقع باقی نہیں رہے گا

آیت نمبر:19

* اور اے نبی ﷺ خوب جان لو کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کا مستحق نہیں ہے اور معافی مانگو اپنے قصور کے لیے بھی اور مومن مردوں اور عورتوں کے لیے بھی اللہ تمہاری سرگرمیوں کو خوب جانتا ہے اور تمہارے ٹھکانے سے بھی خوب واقف ہے

آیت نمبر:20

* اور جو لوگ ایمان لائے وہ کہہ رہے تھے کہ کوئی سورت کیوں نہیں نازل کی جاتی کہ جس میں ہمیں جنگ کا حکم دیا جاتا مگر جب ایک محکم سورت نازل کر دی گئی جس میں جنگ کا ذکر تھا تو تم نے دیکھا کہ جن کے دلوں میں بیماری تھی وہ تمہاری طرف ایسے دیکھ رہے تھے جیسے ان پر موت چھا گئی ہو افسوس ان کے حال پر۔

آیت نمبر:21

* ہونا تو یہ چاہیے تھا کہ ان کی زبان پہ اطاعت کا اقرار ہوتا وہ اچھی بات کہتے ہیں مگر جب قطعی حکم دے دیا گیا اس وقت وہ اللہ سے اپنے وعدے میں سچے نکلتے تو یہ بات ان کے لیے بہت بہتر ہوتی

آیت نمبر:22

* اب کیا تم لوگوں سے اس کے سوا کچھ اور توقع کی جا سکتی ہے کہ اگر تم الٹے منہ پھر گئے تو زمین میں پھر فساد برپا کرو گے اور اپس میں ایک دوسرے کے گلے کاٹو گے اور قطع رحمی کرو گے

قطع رحمی تو بہت سخت گناہ ہے کہ

آپ ﷺ نے فرمایا کہ سب لوگوں کے اعمال پیر کے دن اللہ کے ہاں پیش کیے جاتے ہیں لیکن جو قطع رحمی کرنے والا ہے اس کے اعمال قبول نہیں ہوتے بلکہ اس کی نیکیاں رکھ دی جاتی ہیں یعنی سائیڈ پہ کر دی جاتی ہیں کہ جب تک یہ ان رشتوں کو واپس نہیں جوڑے گا آپ نے فرمایا جس نے رشتوں کو کاٹا یا جھوٹی قسم کھائی وہ مرنے سے پہلے ضرور اس کا وبال دیکھے گا آپ نے فرمایا کسی مسلمان کے لیے حلال نہیں ہے کہ وہ اپنے بھائی سے تین دن سے زیادہ ناراض رہے بس جس نے تین دن تک ناراضگی رکھی پھر اگر وہ مر گیا تو وہ آگ میں جائے گا

اس لیے رشتوں کو جوڑنے والا بننا چاہیے یہ بہت بڑی ایک نعمت ہے اگر اللہ تعالی نے کسی انسان کے دل میں رحم ڈالا ہے اور رحم کا سب سے زیادہ مستحق قریبی رشتہ دار ہے

آیت نمبر:23

یہ وہ لوگ ہیں جن پر اللہ نے لعنت کی

کن پہ جو رشتوں کو کاٹتے ہیں

* اللہ نے ان کو اندھا اور بہرا بنا دیا کیا

آیت نمبر:24

* ان لوگوں نے قرآن پر غور نہیں کیا یا ان کے دلوں پر پردے چڑھے ہوئے ہیں

آیت نمبر:25

* حقیقت یہ ہے کہ جو لوگ ہدایت واضح ہو جانے کے بعد اس سے پھر گئے ان کے لیے شیطان نے اس روش کو آسان بنادیاہے اور جھوٹی توقعات کا سلسلہ ان کے لیے دراز کرر کھا ہے

آیت نمبر:26

* اسی لیے انہوں نے اللہ کے نازل کردہ دین کو ناپسند کرنے والوں سے کہہ دیا کہ بعض معاملات میں ہم تمہاری بات مانیں گے اللہ ان کی یہ خفیہ باتیں خوب جانتا ہے

آیت نمبر:27

* پھر اس وقت کیا حال ہو گا جب فرشتے ان کی روحیں قبض کریں گے اور ان کے چہرے اور پشتوں پر مارتے ہوئے انہیں لے جائیں گے

آیت نمبر:28

* یہ اسی لیے تو ہو گا کہ انہوں نے اس طریقے کی پیروی کی جو اللہ کو ناراض کرنے والا تھااور اس کی رضا کا راستہ اختیار کرناان لوگوں نے پسند نہ کیا اس بنا پہ اس نے ان کے سب اعمال ضائع کر دیے کیا

آیت نمبر:29

* کیاوہ لوگ جن کے دلوں میں بیماری ہے یہ سمجھے بیٹھے ہیں کہ اللہ ان کے دلوں کا کھوٹ ظاہر نہیں کرے گا۔

دنیا کی بیماری منافقت کی بیماری

آیت نمبر:30

* ہم چاہیں تو انہیں تم کو آنکھوں سے دکھا دیں اور ان کے چہروں سے تم ان کو پہچان لوگے مگر ان کے انداز کلام سے تو تم ان کو جان ہی لوگے اللہ تم سب کے اعمال سے خوب خوب واقف ہے

آیت نمبر:31

* ہم ضرور تم لوگوں کو آزمائش میں ڈالیں گے تا کہ تمہارے حالات کی جانچ پڑتال کریں اور دیکھ لیں کہ تم میں سے کون سچے مجاہد اور ثابت قدم ہے

آیت نمبر:32

* اور جن لوگوں نے کفر کیا اور اللہ کے راستے سے روکا اور رسول سے جھگڑا کیا جبکہ ان پر ہدایت واضح ہو چکی تھی تو در حقیقت وہ اللہ کا کچھ نقصان نہیں کر سکتے بلکہ اللہ ہی ان کا سب کیا کرایہ غارت کر دے گا

آیت نمبر:33

* اے لوگو جو ایمان لائے ہو تم اللہ کی اطاعت کرو اور رسول کی اطاعت کرو اور اپنے اعمال کو برباد نہیں کرو

اعمال کیسے برباد ہوتے ہیں جب کوئی انسان ایمان کے بعد واپس کفر کی طرف پھر جائے یا ریاکاری والے کام کریں بدعتیں کریں کیونکہ دین میں بدعت کی تو کوئی گنجائش نہیں ہے

رسول پاک ﷺ نے فرمایا دین میں ہر نئی چیز بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے اور ہر گمراہی جہنم میں لے کے جانے والی ہے

آیت نمبر:34

* کفر کرنے والوں اور راہ خدا سے روکنے والوں اور مرتے دم تک کفر پر جمے رہنے والوں کو تو اللہ ہر گز ہر گز معاف نہیں کرے گا

آیت نمبر:35

* بس تم کمزور نہ بنو اور صلح کی درخواست نہ کرو تم ہی غالب رہنے والے ہو اللہ تمہارے ساتھ ہے تمہارے اعمال کو وہ ہر گز ضائع نہیں کرے گا

آیت نمبر:36

* یہ دنیا کی زندگی تو ایک کھیل تماشہ ہے اگر تم ایمان رکھو تقویٰ کی روش پر چلتے رہو تو اللہ ضرور تم کو اجر دے گا اور تمہارے مال میں سے کچھ بھی نہیں مانگے گا

آیت نمبر:37

* اگر کہیں وہ تمہارے مال سے کچھ مانگ لے اور سب کے سب تم سے طلب کرلے تو تم بخل کرنے لگو گے اور وہ تمہارے کھوٹ ظاہر کر دے گا

تو انسان جو ہے وہ بہت بخیل ہے کیونکہ مال کی محبت اس کے اندر ڈالی گئی ہے لیکن اس محبت کو کنٹرول کرنا چاہیے اور اللہ کے راستے میں مال خرچ کرنا چاہیے

رسول پاک ﷺ نے فرمایا بدترین چیز آدمی میں سب سے جو بری چیز ہے وہ بے صبرے پن کے ساتھ بخل ہے اور حد سے زیادہ بزدلی ایک بے صبری بہت بری چیز ہے ایک بخل اور ایک حد سے زیادہ بزدلی

آپ ﷺ نے فرمایا جب لوگ دینار اور درہ میں بخل کرنے لگ جائیں گے عمدہ بڑھیا چیز صرف اپنے اوپر خرچ کریں گے گائے کی دموں کی پیروی کریں گے اور جہاد فی سبیل اللہ کو چھوڑ دیں گے تو اللہ ان پہ مصائب نازل کرے گا اس وقت ان کو مصیبتیں آنا شروع ہو جائیں گی اور اس وقت تک اللہ انہیں دور نہیں کرے گا یعنی وہ مسائل نہیں ہٹائے گا جب تک لوگ دین کی طرف واپس نہ آجائیں یعنی اللہ کے راستے میں مال خرچ نہ کرنا شروع کر دیں

آیت نمبر:38

* دیکھو تم لوگوں کو دعوت دی جا رہی ہے کہ اللہ کے راستے میں مال خرچ کرو اس پر تم میں سے کچھ لوگ ہیں جو بخل کر رہے ہیں حالانکہ جو بخل کرتا ہے وہ در حقیقت اپنے آپ ہی سے بخل کر رہا ہے اللہ تو غنی ہے تم ہی اس کے محتاج ہو اگر تم منہ موڑو گے تو اللہ تمہاری جگہ دوسری قوم کو لے آئے گا اور وہ تمہاری طرح نہ ہوں گے

سورۃ الفتح

سورۃ فتح چھ ہجری میں نازل ہوئی جب مسلمانوں کو مشرکین مکہ نے عمرہ کرنے سے روک دیا تھا اور حدیبیہ مقام سے مسلمان واپس آ گئے تھے اور وہاں پہ دونوں کے درمیان مسلمانوں اور مشرکین مکہ کے درمیان معاہدہ ہوا تھا جسے صلح حدیبیہ کے نام سے ہم جانتے ہیں اس میں ایک شک یہ رکھی گئی تھی کہ اگلے سال مسلمان عمرے کے لیے آئیں گے اور اس سال واپس چلے جائیں گے۔ اس چیز کو اللہ تعالی نے قران پاک میں کھلی فتح کہا ہے اور اس کے اوپر رسول پاک ﷺ بہت زیادہ خوش ہوئے آپ نے فرمایا کہ مجھ پر ایک ایسی آیت نازل ہوئی ہے جو مجھے ہر شے سے زیادہ محبوب ہے اور صحابہ کرام اور وہ اس صلح کے اوپر جو جتنی شکیں تھی اس کے اوپر بہت زیادہ خوش نہیں تھے کہ ہم عمرہ ادا کیے بغیر کیوں واپس چلے جائیں لیکن آپ ﷺ نے وہیں حدیبیہ کے مقام پہ معاہدہ مشرکین سے کر لیا اور وہیں پہ جانور ذبح کر کے تو احرام کھول دیا اور وہاں سے جب سفر سے واپسی تھی تو اس وقت یہ سورت نازل ھوئی اس سے یہ بھی پتہ چلتا ہے کہ بعض

دفعہ وقتی طور پر سختی اور آتی ہے لیکن اس کے بعد بہت اچھے نتائج بھی سامنے آتے ہیں بہت سے صحابہ کرام سے بھی یہ قول منقول ہے کہ لوگ فتح مکہ کو فتح سمجھتے ہیں حالانکہ ہم اصل فتح تو حدیبیہ کو سمجھتے ہیں

* شروع کرتی ہوں اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے

آیت نمبر:01

* اے نبی ﷺ ہم نے تم کو کھلی فتح عطا کر دی

آیت نمبر:02

تا کہ اللہ تمہاری اگلی پچھلی ہر کوتاہی سے در گزر فرمائے اور تم پر اپنی نعمت کی تکمیل کر دی اور تم سیدھا راستہ دکھایا

آیت نمبر:03

* اور تم کو زبردست نصرت بخشی

آیت نمبر:04

* وہی اللہ ہے جس نے مومنوں کے دلوں میں سکینت نازل فرمادی تا کہ اپنے ایمان کے ساتھ وہ ایک اور ایمان بڑھا لیں زمین اور آسمانوں کے سب لشکر اللہ کے قبضہ قدرت میں ہے اور وہ علیم اور حکیم ہے

آیت نمبر:05

* اس نے یہ کام اس لیے کیا تا کہ مومن مرد اور عورتوں کو ہمیشہ رہنے کے لیے ایسی جنتوں میں داخل فرمادے جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہوں گی اور ان کی برائیاں ان سے دور کر دے اللہ کے نزدیک یہ بڑی کامیابی ہے

آیت نمبر:06

* اور ان منافق مردوں اور عورتوں اور مشرک مردوں اور عورتوں کو سزا دے جو اللہ سے متعلق برے گمان رکھتے ہیں برائی کے پھیرے میں وہ خود ہی آ گئے اللہ کا غضب ان پر اور اللہ نے ان پہ لعنت کی اور ان کے لیے جہنم تیار ہے جو بہت ہی برا ٹھکانہ ہے

آیت نمبر:07

زمین اور آسمانوں کے لشکر اللہ ہی کے قبضے میں ہیں اور وہ زبردست حکیم ہے

آیت نمبر:08

* اے نبی ﷺ ہم نے اپ کو شہادت دینے والا اور بشارت دینے والا اور خبر دار کرنے والا بنا کر بھیجا ہے

آیت نمبر:09

* تاکہ اے لوگو تم اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ اور اس کا ساتھ دو اور اس کی عزت تعظیم کرو اور صبح و شام اپنے رب کی تسبیح بیان کرو

آیت نمبر:10

* اے نبی ﷺ جو لوگ آپ ﷺ سے بیعت کر رہے تھے وہ دراصل اللہ سے بیعت کر رہے تھے تھے ان کی ہاتھ پر اللہ کا ہاتھ تھا اب جو اس عہد کو توڑے گا اس کی عہد شکنی کا وبال اسی کی اپنی ذات پہ ہو گا اور جو اس وعدے کو پورا کرے گا جو اس نے اللہ سے کیا ہے تو عنقریب اللہ اس کو بڑا اجر عطا کرے گا

آیت نمبر:11

* اے نبی ارابیوں میں سے جو لوگ پیچھے چھوڑ دیے گئے تھے اب وہ آ کے ضرور تم سے کہیں گے کہ ہمیں اپنے اموال اور بال بچوں کی فکر نے مشغول کر رکھا تھا آپ ہمارے لیے بخشش کی دعا کیجیے یہ لوگ اپنی زبانوں سے وہ باتیں کہتے ہیں جو ان کے دلوں میں نہیں ہوتیں

بہانے بناتے ہیں ان سے کہنا اچھا یہی بات ہے تو کون تمہارے معاملے میں اللہ کے فیصلے کو روک دینے کا کچھ بھی اختیار رکھتا ہے اگر اللہ تمہیں نقصان پہنچانا چاہے یا فائدہ دینا چاہے تمہارے اعمال سے تو اللہ ہی باخبر ہے

آیت نمبر:12

* مگر اصل بات وہ نہیں کہ تم کہہ رہے ہو بلکہ تم نے یوں سمجھا کہ رسول اور مومنین اپنے گھر والوں میں ہرگز پلٹ کے نہیں آ سکیں گے اور یہ خیال تمہارے دلوں کو بہت بھلا لگا اور تم نے بہت برے گمان کیے اور تم بہت سخت بد ظن لوگ ہو اور تمہارا انجام بھی تباہی والا ہے

آیت نمبر:13

* اللہ اور اس کے رسول پر جو لوگ ایمان نہ رکھتے ہوں ایسے کافروں کے لیے ہم نے بھڑکتی آگ مہیا کر رکھی ہے

آیت نمبر:14

* آسمان وزمین کی بادشاہی کا مالک تو اللہ ہی ہے جسے چاہے معاف کرے اور جسے چاہے سزا دے وہ غفور الرحیم ہے

آیت نمبر:15

* جب تم مال غنیمت حاصل کرنے کے لیے جانے لگو گے تو یہ پیچھے چھوڑے جانے والے لوگ تم سے ضرور اکے کہیں گے کہ ہمیں بھی اپنے ساتھ چلنے دو وہ یہ چاہتے ہیں کہ اللہ کے فرمان کو بدل دیں ان سے صاف کہہ دینا تم ہرگز ہمارے ساتھ نہیں چل سکتے اللہ پہلے ہی یہ بات فرما چکا ہے۔

یہ غزوہ خیبر کی طرف اشارہ ہے کہ اگر یہ تمہارے ساتھ چلنے کے لیے کہے تو ان کو ساتھ نہیں لے کے جانا

* یہ کہیں گے نہیں بلکہ تم لوگ ہم سے حسد کر رہے ہو بلکہ یہ لوگ صحیح بات تو کم ہی سمجھتے ہیں

آیت نمبر:16

* ان پیچھے چھوڑے جانے والے اعرابیوں سے کہنا عنقریب تمہیں ایسے لوگوں سے لڑنے کے لیے بلایا جائے گا جو بڑے زور آور ہیں تم کو ان سے جنگ کرنی ہو گی یا وہ مطیع ہو جائیں گے اس وقت اگر تم نے جہاد کے حکم کی اطاعت کی تو اللہ تمہیں اچھا اجر دے گا اور اگر تم اس سے منہ موڑ گئے جس طرح پہلے منہ موڑ چکے ہو تو اللہ تم کو دردناک سزا دے گا

آیت نمبر:17

* اگر اندھا اور لنگڑا اور مریض جہاد کے لیے نہ آئے تو کوئی حرج نہیں جو کوئی اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرے گا اللہ اسے ان جنتوں میں داخل کرے گا جس کے نیچے نہریں بہ رہی ہوں گی اور جو کوئی منہ پھیرے گا تو اس کے لیے دردناک عذاب ہے

آیت نمبر:18

* اللہ مومنوں سے خوش ہو گیا جب وہ درخت کے نیچے تم سے بیت کر رہے تھے ان کے دلوں کا حال اس کو معلوم تھا اس نے ان پر سکینت نازل فرمائی ان کو انعام میں قریبی فتح بخشی

آیت نمبر:19

* اور بہت سامال غنیمت عطا کیا جسے وہ حاصل کریں گے اللہ زبردست اور حکمت والا ہے

آیت نمبر:20

* اللہ تم سے بکثرت اموال غنیمت کا وعدہ کرتا ہے جنہیں تم عنقریب حاصل کرو گے فوری طور پر تو یہ فتح اس نے تمہیں عطا کر ہی دی ہے (یعنی صلح حدیبیہ) اور لوگوں کے ہاتھ تمہارے خلاف اٹھنے سے روک دیے ہیں تا کہ یہ مومنوں کے لیے ایک نشانی بن جائے اور اللہ سیدھے راستے کی طرف تمہیں ہدایت بخشے

آیت نمبر:21

* اس کے علاوہ دوسری اور غنیمتوں کا بھی وہ تم سے وعدہ کرتا ہے جن پر تم ابھی تک قادر نہیں ہوئے اور اللہ نے ان کو گھیر رکھا ہے اور اللہ ہر چیز پر قادر ہے

آیت نمبر:22

* یہ کافر لوگ اگر اس وقت تم سے لڑ گئے ہوتے تو یقیناً پیٹھ پھیر جاتے اور کوئی حامی و مددگار نہ پاتے

آیت نمبر:23

* یہ اللہ کی سنت ہے جو پہلے سے چلی آ رہی ہے اور تم اللہ کی سنت میں کوئی تبدیلی نہ پاؤ گے

آیت نمبر:24

* وہی اللہ ہے جس نے مکہ کی وادی میں ان کے ہاتھوں سے اور تمہارے ہاتھ ان سے روک دیے حالانکہ وہ ان پر تمہیں غلبہ عطا کر چکا تھا اور جو کچھ تم کہہ رہے تھے اللہ اسے دیکھ رہا تھا

آیت نمبر:25

* وہی لوگ تو ہیں جنہوں نے کفر کیا اور تم کو مسجد الحرام انے سے روکا اور ہدی کے اونٹوں کو ان کی قربانی کی جگہ تک نہ پہنچنے دیا اگر مکہ میں ایسے مومن مرد اور عورت موجود نہ ہوتے جنہیں تم نہیں جانتے اور یہ خطرہ نہ ہوتا کہ نادانستگی میں تم انہیں پامال کر دو گے اور اس سے تم پر حرف آئے گا تو جنگ نہ روکی جاتی یہ تو روکی اس لیے گئی تھی تاکہ اللہ اپنی رحمت میں جس کو چاہے داخل کر لے وہ مومن الگ ہو گئے ہوتے تو اہل مکہ میں سے جو کافر تھے ان کو ہم ضرور سخت سزا دیتے

آیت نمبر:26

* جب ان کافروں نے اپنے دلوں میں جاہلانا حمیت بٹھالی تو اللہ نے اپنے رسول اور مومنوں پر سکینت نازل فرمائی اور مومنوں کو تقویٰ کی بات کا پابند رکھا کہ وہی اس کے زیادہ حقدار اور اس کے اہل تھے اللہ ہر چیز کا علم رکھتا ہے

آیت نمبر:27

* فی الواقع اللہ نے اپنے رسول کو سچا خواب دکھایا تھا جو ٹھیک ٹھیک حق کے مطابق تھا انشاءاللہ تم ضرور مسجد الحرام میں پورے امن کے ساتھ داخل ہو گے

یہاں پہ رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے خواب کی بات ہو رہی ہے کے آپ نے دیکھا کہ آپ مسجد الحرام میں داخل ہوئے ہیں اور بیت اللہ کا طواف کر رہے ہیں لیکن جب حدیبیہ سے عمرہ کیے بغیر واپس ہو گئے تو لوگوں نے باتیں کرنا شروع کر دی کہ وہ خواب کہاں گیا اور دلوں میں خلش آنا شروع ہو گئی تو یہاں پہ پھر اللہ تعالی خود وضاحت فرما رہے ہیں کہ وہ خواب ہم نے دکھایا تھا وہ بالکل سچا تھا اس سال نہ سہی تو اگلے سال وہ یقیناً ضرور پورا ہو گا

* تو مسجد الحرام میں پورے امن کے ساتھ داخل ہو گئے اپنے سر منڈواؤ گے اور بال ترا شو گئے اور تمھیں کوئی خوف نہ ہو گا وہ اس بات کو جانتا تھا جسے تم نہیں جانتے تھے اس لیے وہ خواب پورا ہونے سے پہلے اس نے یہ قریبی فتح تم کو عطا فرما دی

آیت نمبر:28

* وہ اللہ ہی ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور دین حق کے ساتھ بھیجا ہے تاکہ اس کو باقی ادیان پر غالب کر دے اور اس حقیقت پر اللہ کی گواہی کافی ہے

آیت نمبر:29

* محمد اللہ کے رسول ہیں اور جو لوگ ان کے ساتھ ہیں وہ کفار کے بارے میں سخت اور آپس مومنوں میں رحیم ہے تم جب دیکھو گے انہیں رکوع اور سجود کرتے ہوئے اور اللہ کے فضل تلاش کرتے ہوئے اور اس کی خوشنودی کی طلب میں مشغول پاؤ گے سجود کے اثرات ان کے چہروں پر موجود ہیں جن سے وہ الگ پہچانے جاتے ہیں

یہ کیسے نشان ہیں یہ دل کے اندر کا تقویٰ ہے جو چہرے پہ سکون کی طرح سے ظاہر ہوتا ہے اس سے مراد وہ ایک وہ کھڈا سا نہیں ہے جو ماتھے پہ ہوتا ہے بلکہ جو متقی ہے وہ اپنی عادات سے اور اپنے اخلاق سے پہچانا جاتا ہے

* یہ ہے ان کی صفت جو تورات میں بھی ہے اور انجیل میں بھی ان کی مثال یوں دی گئی کہ گویا ایک کھیتی ہے جس نے ایک کونپل نکالی پھر اس کو تقویت دی پھر وہ باہر نکلی پھر اپنے تنے پر کھڑی ہو گی کاشت کرنے والوں کو تو بہت ہی خوش کرتی ہے اور کفار اس کے پھلنے پھولنے پر جلنے لگتے ہیں اس گروہ کے لوگ جو ایمان لائے ہیں اور جنہوں نے نیک عمل کیے ہیں اللہ نے ان سے مغفرت اور بڑے اجر کا وعدہ فرمایا ہے

تو اس مثال سے پتہ چلتا ہے کہ جو مومنین کی بڑھتی تعداد ہیں اس کے کافر جلتا ہے

سورۃ الحجرات

* شروع کرتی ہوں اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے

آیت نمبر:01

* اے لوگو جو ایمان لائے ہو اللہ اور اس کے رسول کے آگے پیش قدمی نہ کرو

یعنی اللہ اور اس کے رسول کے احکامات کے آگے اپنی مرضی نہیں چلاؤ

اور اللہ سے ڈرو اللہ سب کو سننے والا جانے والا ہے

آیت نمبر:02

* اے لوگو جو ایمان لائے ہو اپنی آواز نبی کی آواز سے بلند نہیں کرو اور نہ نبی کے ساتھ اونچی آواز سے بات کیا کرو جس طرح تم اپس میں ایک دوسرے سے بات کرتے ہو

تو یہاں پہ دو باتوں کا حکم دیا جا رہا ہے ایک تو کسی شخص کی آواز آپ ﷺ کی آواز سے زیادہ بلند نہ ہو اور دوسرا یہ کہ نبی ﷺ کے ساتھ بات کرنے کو ایسا نہ سمجھو جیسے آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ بات کرتے ہو بلکہ تمیز ادب لحاظ احترام یہ بہت زیادہ ضروری ہے اور پھر آج ہمارے دور میں بھی اس کے اوپر عمل کی ضرورت ہے کہ جس جگہ پہ آپ ﷺ کی تعلیمات کی محفل ہو مجلس ہو تو وہاں پہ اپنا volume آہستہ رکھیں بلکہ وہاں پہ بات چیت کریں ہی نہیں اور ضروری بات جو ہے وہ کریں یا جو تعلیم ہو رہی ہو اسی کو غور سے سنیں لیکن افسوس کے روزہ مبارک رسول پاک ﷺ کے روزہ مبارک میں جب جایا جاتا ہے تو وہاں پہ اکثر ایسی چیزیں دیکھنے میں آتی ہیں کہ جس سے دل بہت رنجیدہ ہوتا ہے بہت اونچی آوازیں اور شور و غل اور بھاگنا تو اس سب سے بچنا چاہیے کیونکہ اللہ سبحانہ و تعالی آگے فرما رہے ہیں

* کہ کہیں ایسا نہ ہو تمہارا کیا کرایا سب غارت ہو جائے تمہیں خبر بھی نہ ہو

تو آپ ﷺ کے روضہ مبارک کے پاس جب آپس میں بھی بات چیت کر رہے ہوں تو دھیمی آواز میں بات کرنی چاہیے

آیت نمبر:03

* جو لوگ اللہ کے رسول کے حضور بات کرتے ہوئے اپنی آواز دھیمی رکھتے ہیں وہ در حقیقت وہی لوگ ہیں جن کے دلوں کو اللہ نے تقوی کے لیے جانچ لیا ہے ان کے لیے بخشش ہے اور اجر عظیم ہے۔

تو یہاں سے کیا بات سمجھ آتی ہے کہ جو دل رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی احترام سے خالی ہے وہ در اصل تقوی سے بھی خالی ہے۔

آیت نمبر:04

* اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جو لوگ تمہیں حجروں کے باہر سے پکارتے ہیں ان میں سے اکثر بے عقل ہے۔

آیت نمبر:05

* اگر وہ تمہارے بر آمد ہونے تک صبر کر دے تو انہی کے لیے بہتر تھا۔

یعنی آپ کو آوازے نہ دیتے بلکہ آپ کے اپنے گھر سے یا حجرے سے باہر آنے کا انتظار کرتے تو یہ بات زیادہ افضل اور صحیح تھی۔

* بے شک اللہ در گزر کرنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔

آیت نمبر:06

* اے لوگو! جو ایمان لائے ہو اگر کوئی فاسق تمہارے پاس کوئی خبر لے کے آئے تو تحقیق کر لیا کرو کہیں ایسا نہ ہو کہ تم کسی گروہ کو نادانستہ نقصان پہنچا بیٹھو اور پھر اپنے کیے پہ پشیمان ہو

تو صرف ایک فریق کی بات سن کے فیصلہ یا ایکشن نہیں لینا چاہیے بلکہ پہلے تحقیق کرنی چاہیے اور کسی شخص کے تو جھوٹا ہونے کے لیے یہ بات کافی ہے کہ وہ ہر سنی سنائی بات کو آگے پھیلا ہے یعنی اس کے اوپر یقین کر بیٹھے تو ہر سنی سنائی بات یقین کرنے کے قابل نہیں ہوتی بلکہ اس کے انویسٹیگیٹ کروانا چاہیے اور اس کی تحقیق کرنی چاہیے۔

آیت نمبر:07

* خوب جان رکھو کہ تمہارے درمیان اللہ کا رسول موجود ہے اگر وہ بہت سے معاملات تمہاری بات مان لیا کریں تو تم خود ہی مشکلات میں مبتلا ہو جاؤ مگر اللہ نے تم کو ایمان کی محبت دی اور اس کو تمہارے لیے دل پسند بنا دیا او کفر و فسق اور نافرمانی سے تم کو متنفر کر دیا۔

آیت نمبر:08

* ایسے ہی لوگ اللہ کے فضل اور احسان سے ہدایت پر ہیں اور اللہ علیم الحکیم ہے۔

آیت نمبر:09

* اور اگر اہل ایمان میں سے دو گروہ آپس میں لڑ جائیں تو ان کے درمیان صلح کرا دو۔

کیونکہ مسلمان آپس میں بھائی بھائی ہیں اس لیے صلح کرادو صلح بہت بڑی نیکی ہے۔

رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں تم کو ایسا صدقہ نہ بتاؤں کہ جس کا استعمال اللہ کو بہت زیادہ پسند ہے تم لوگوں میں صلح کرادیا کرو

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مومن تو مومن کا آئینہ ہوتا ہے مومن مومن کا بھائی ہے اس کے مال کا نقصان ہو تو اس کے بچاؤ کرتا ہے اور اس کی غیر موجودگی میں بھی اس کی عزت کی حفاظت کرتا ہے تو مومن جو ہے وہ مومن کے لیے خیر خواہ ہوتا ہے۔

* پھر اگر ان میں سے ایک گروہ دوسرے گروہ سے زیادتی کرے تو زیادتی کرنے والے سے لڑو یہاں تک کہ وہ اللہ کے حکم کی طرف پلٹ آئے پھر اگر وہ پلٹ آئے تو ان کے درمیان عدل کے ساتھ صلح کرا او اور انصاف کرو اللہ انصاف کرنے والوں کو پسند کرتا ہے

آیت نمبر:10

* مومن تو ایک دوسرے کے بھائی ہیں۔

رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ کے بندو آپس میں بھائی بھائی بن جاؤ۔

تو اللہ کے جو بندے ہیں وہ تو آپس میں بھائی بھائی ہیں۔

* لہذا اپنے بھائیوں کے درمیان تعلقات کو درست کرو اور اللہ سے ڈرو امید ہے کہ تم پہ رحم کیا جائے گا۔

تم اللہ کے بندوں پہ رحم کرو اللہ تم پہ رحم کرے گا۔

آیت نمبر:11

* اے لوگو! جو ایمان لائے ہو، نہ مرد دوسرے مردوں کا مذاق اڑائیں، ہو سکتا ہے کہ وہ ان سے بہتر ہوں اور نہ عورتیں دوسری عورتوں کا مذاق اڑائیں ہو سکتا ہے کہ وہ ان سے بہتر ہو۔

تو مذاق کسی کا نہیں اڑانا چاہیے ہو سکتا ہے کہ وہ زیادہ اچھا ہو مذاق اڑانے والے سے انسان کب کسی کا مذاق اڑاتا ہے جب خود کو وہ بہت بڑی چیز سمجھتا ہے اور دوسرے کو حقیر سمجھ رہے ہوتے ہیں یا بعض دفعہ وہ خود ان سکیور ہوتا ہے تو دوسرے پہ اٹیک کر دیتا ہے کبھی کسی کو لیٹ ڈاؤن کرنے کے لیے کر رہے ہوتے ہیں بعض دفعہ اپنے اندر کی کمپلیکسز کو چھپانے کے لیے کر رہا ہوتا ہے تو یہ سب کچھ اچھا نہیں ہے۔

رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی انسان کے بدترین ہونے کے لیے اتنی بات ہی کافی ہے کہ وہ دوسرے کسی کو حقیر سمجھے اور اپنے آپ کو بڑی چیز سمجھے

بڑی چیز کس نے سمجھا تھا؟ شیطان نے تکبر کیا تھا پھر اسی طرح کسی کے ساتھ کوئی گر جائے یا کوئی جسمانی ایسا نقص ہو تو اس کے اوپر ہنسنا نہیں چاہیے۔

کہ ایک دفعہ کچھ لوگ ہنس رہے تھے ایک شخص گر پڑا تو لوگ ہنستے تھے تو عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہ کو جب پتہ چلا تو انہوں نے فرمایا کہ مت ہنسو میں نے رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ مومن کو کوئی تکلیف پہنچے حتی کہ کانٹا بھی چبے تو اس کا درجہ بلند ہوتا ہے تو عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا کی اس بات کا مطلب کیا تھا کہ اس کا تو درجہ بلند ہو رہا ہو تم ہنس رہے ہو۔

پھر اللہ تعالی آگے فرماتے ہیں۔

* آپس میں ایک دوسرے پر لعن طعن نہ کرو۔

رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مومن طعنہ دینے والا نہیں ہوتا

تو پھر جو طعنے دیتے ہیں وہ خود سوچ لیں کہ وہ کیا ہیں۔

* اور نہ ایک دوسرے کو برے القاب سے یاد کرو ایمان لانے کے بعد فسق میں نام پیدا کرنا بہت بری بات ہے جو لوگ اس روش سے باز نہ آئیں وہی ظالم ہیں۔

آیت نمبر:12

* اے لوگو! جو ایمان لائے ہو بہت گمان کرنے سے پرہیز کرو کہ بعض گمان تو گناہ ہی ہوتے ہیں اور تجسس نہ کرو اور تم میں سے کوئی کسی کی غیبت نہ کرے

تو یہاں پہ سب سے پہلے جس چیز سے منع کیا گیا وہ گمان ہے کسی کے بارے میں برا گمان نہ کرو۔

عبد اللہ کہتے ہیں کہ ایک بندے کی چوری ہو جائے اور وہ بعض دفعہ اتنے لوگوں کے بارے میں برے برے گمان کر رہا ہوتا ہے کہ وہ چور سے زیادہ گنہگار ہو جاتا ہے۔ اس لیے برے گمان سے پرہیز کرنی چاہیے

عمر فاروق رضی اللہ تعالی عنہ نے فرمایا لوگوں کے بارے میں باتیں کرنے سے بچوں کی یہ تو ایک بیماری ہے اور اللہ کے بارے میں باتیں کیا کروں کہ اسی میں شفا ہے تو اس لیے لوگوں کے بارے میں برے گمان دل میں نہیں لانے چاہیے۔

پھر دوسری چیز جس سے یہاں پہ منع کیا گیا ہے۔ کہ غیبت نہ کرو کہ کوئی تم میں سے پسند نہیں کرتا کہ اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھائے تو غیبت کرنے والا تو ایسا جیسے کسی نے اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھایا ہو اور اگر کوئی جھوٹی بات کسی کی طرف منسوب کر کے اس کے پیٹھ پیچھے اس کی برائی کی تو وہ تو غیبت سے بھی بڑا گناہ ہے وہ تو بہتان ہو جاتا ہے۔

پھر یہاں پہ تجسس کی بات ہوئی تو تجسس یا ٹوہ لگانا یہ سب بہت بری غیر اخلاقی حرکتیں ہیں۔

رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص دوسروں کی بات سننے کے لیے کان لگائے جو اس کو پسند نہ ہو ایسے شخص کے کانوں میں قیامت کے دن پگھلا ہوا سیسہ ڈالا جائے گا۔

تو اگر ایک بندہ بات نہیں سنوانا چاہتا اور دوسرا اس کو سننے کے لیے ٹوہ لگاتا ہے کان لگاتا ہے تو قیامت کے دن وہ جاسوسی کرنے والے کے کانوں میں پگھلا ہوا سیسہ ڈالا جائے گا۔

* تم میں سے کوئی کسی کی غیبت نہ کرے کیا تمہارے اندر کوئی ایسا ہے جو اپنے مرے ہوئے بھائی کا گوشت کھانا پسند کرے گا دیکھو تم خود اس سے تو گھن کھاتے ہو پھر اللہ سے ڈرو اللہ بڑا توبہ قبول کرنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔

آیت نمبر:13

* لوگو، ہم نے تم کو ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا کیا پھر تمہاری قومیں اور برادریاں بنا دیں تاکہ تم ایک دوسرے کو پہچانو۔ در حقیقت اللہ کے نزدیک تم میں سب سے زیادہ عزت والا تو وہی ہے جو سب سے زیادہ پرہیز گار ہے یقیناً اللہ سب کچھ جاننے والا باخبر ہے۔

آیت نمبر:14

یہ آرابی کہتے ہیں ہم ایمان لائے ان سے کہو تم ایمان نہیں لائے بلکہ یوں کہو کہ ہم مطیع ہو گئے۔(ہم اسلام لائے) ایمان ابھی تمہارے دلوں میں داخل نہیں ہوا ہے اگر تم اللہ اور اس کے رسول کی فرمانبرداری اختیار کر لو تو وہ تمہارے اعمال کے اجر میں کوئی کمی نہیں کرے گا یقیناً اللہ بڑا درگزر کرنے والا اور رحیم ہے۔

آیت نمبر:15

* حقیقت میں تو مومن وہ ہیں جو اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لائے پھر انہوں نے کوئی شک نہیں کیا اور اپنی جانوں اور مالوں سے اللہ کے راستے میں جہاد کیا بے شک وہی سچے لوگ ہیں۔

آیت نمبر:16

* اور اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم ان لوگوں سے کہہ دیجیے کیا تم اللہ کو اپنے دین کی اطلاع دے رہے ہو؟ حالانکہ اللہ زمین اور آسمانوں کی ہر چیز کو جانتا ہے اور وہ ہر شے کا علم رکھتا ہے۔

آیت نمبر:17

* یہ لوگ تم پر احسان جتاتے ہیں کہ انہوں نے اسلام قبول کر لیا ان سے کہو اپنے اسلام کا احسان مجھ پر نہ رکھو بلکہ اللہ تم پر اپنا احسان رکھتا ہے کہ اس نے تمہیں ایمان کی ہدایت دی اگر تو واقعی اپنے دعوے میں سچے ہو۔

آیت نمبر:18

* اللہ زمین اور آسمانوں کی ہر پوشیدہ چیز کا علم رکھتا ہے اور جو کچھ تم کرتے ہو وہ سب کچھ اللہ کی نظر میں ہے۔

سورۃ ق

یہ وہ سورت ہے جو رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم فجر کی نماز میں پڑھا کرتے تھے جمعہ کے خطبے میں پڑھتے تھے اور عید کی نماز میں بھی اس کی قرات فرماتے تھے تو اس سے سورت کی اہمیت کا اندازہ ہوتا ہے۔

* شروع کرتی ہوں اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت ہی رحم کرنے والا ہے

آیت نمبر:01

ق قسم ہے قرآن مجید کی۔

آیت نمبر:02

* بلکہ ان لوگوں کو تعجب اس بات پہ ہوا کہ ایک خبردار کرنے والا خود انہی میں سے ان کے پاس آگیا پھر یہ کافر کہنے لگے یہ تو بڑی عجیب بات ہے۔

آیت نمبر:03

* کہ جب ہم مر جائیں گے اور خاک ہو جائیں گے تو دوبارہ اٹھائے جائیں گے یہ واپسی تو عقل سے بعید ہے۔

آیت نمبر:04

٭ حالانکہ زمین ان کے جسم میں سے جو کچھ کھاتی ہے وہ سب ہمارے علم میں ہے اور ہمارے پاس ایک کتاب ہے جس میں سب کچھ محفوظ ہے یعنی لوح محفوظ

آیت نمبر:05

٭ بلکہ ان لوگوں نے تو جس وقت حق ان کے پاس آیا اور اسی وقت اسے صاف صاف جھٹلا دیا اسی وجہ سے اب تک یہ الجھن میں پڑے ہوئے ہیں۔

تو جو شک ہے وہ انسان کے اندر الجھن پیدا کر دیتا ہے

آیت نمبر:06

٭ اچھا، تو کیا انہوں نے کبھی اپنے اوپر آسمان کی طرف نہیں دیکھا کس طرح ہم نے اسے بنایا اور اسے آراستہ کیا اور اس میں کوئی رخنہ نہیں ہے۔

آیت نمبر:07

٭ اور زمین کو ہم نے بچھایا اور اس میں پہاڑ جمائے اور اس کے اندر ہر طرح کی خوش منظر نباتات اگا دیں۔

آیت نمبر:08

٭ یہ ساری چیزیں آنکھیں کھولنے والی اور سبق دینے والی ہیں (لیکن کس کو جو غور و فکر کرتا ہو) یہ سبق دینے والی ہیں ہر اس بندے کے لیے جو حق کی طرف رجوع کرنے والا ہو

آیت نمبر:09

٭ اور آسمان سے ہم نے برکت والا پانی نازل کیا۔ (تو جو بارش کا پانی ہے وہ برکت والا ہوتا ہے) پھر اس سے باغ اور فصل سے غلے۔

آیت نمبر:10

* اور بلند و بالا کھجور کے درخت پیدا کیے جن پر پھلوں سے لدے ہوئے خوشے تہ بر تہ لگتے ہیں۔

آیت نمبر:11

* یہ انتظام ہے بندوں کو رزق دینے کا، اس پانی سے ہم ایک مردہ زمین کو زندگی بخش دیتے ہیں اسی طرح انسانوں کا بھی زمین سے نکلنا ہو گا۔

آیت نمبر:12

* ان سے پہلے نوح علیہ السلام کی قوم اور اصحاب الرس اور ثمود۔

آیت نمبر:13

* اور عاد اور فرعون اور لوط کے بھائی۔

آیت نمبر:14

* اور ایکہ والے، اور تبع کی قوم کے لوگ بھی جھٹلا چکے ہیں۔ ہر ایک نے رسولوں کو جھٹلایا، اور آخر کار میری وعید ان پر چسپاں ہو گی۔

تو رسول جھٹلاتے جاتے رہے ہیں اس لیے رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم آپ دل غمگین نہ کیجئے۔

آیت نمبر:15

* لیکن پہلی بار کی تخلیق سے کیا ہم عاجز تھے مگر ایک نئی تخلیق کی طرف سے یہ لوگ شک میں پڑے ہوئے ہیں۔

آیت نمبر:16

* ہم نے انسان کو پیدا کیا ہے اور اس کے دل میں ابھرنے والے وسوسوں تک کو ہم جانتے ہیں ہم اس کی گردن، شہ رگ سے بھی زیادہ اس کے قریب ہیں۔

اس قدر اللہ تعالی قریب ہے شہ رگ سے بھی زیادہ قریب ہے اور پھر اس طرح تو اللہ تعالی کو ہماری ایک ایک بات کی خبر اور علم ہے۔

آیت نمبر:17

* دو کاتب انسان کے دائیں اور بائیں جانب بیٹھے ہر چیز لکھے جا رہے ہیں۔

آیت نمبر:18

* کوئی لفظ اس کی زبان سے نہیں نکلتا جس سے محفوظ کرنے کے لیے ایک حاضر باش نگران موجود ہے۔

تو ہر ہر بات لکھی جا رہی ہے۔

آیت نمبر:19

* پھر دیکھو وہ موت کی بے ہوشی حق لے کے آ پہنچی

تو موت نے تو آ ہی جانا ہے انسان موت کے بارے میں نہیں سوچتا پسند نہیں کرتا موت کی بات کرنا لیکن موت ایسی چیز ہے جس سے انسان بھاگ نہیں سکتا اور کوئی چیز ایسی نہیں ہے جو انسان کو موت سے دور کر سکے۔

* یہ وہی چیز ہے جس سے تو بھاگتا تھا۔

موت کی بہت سختیاں ہیں اللہ تعالی ہم سب کے اوپر آسان اور ایمان والی موت لے کے آئے ایمان کی سلامتی ہو موت کے وقت آمین۔

آیت نمبر:20

* پھر صور پھونکا جائے گا۔

جب موت آجائے گی اس کے بعد قیامت صغری تو قائم ہو گی اس کے بعد بڑی قیامت آنی ہے بڑی قیامت کے وقت کیا ہو گا سب سے پہلے صور پھونکا جائے گا

* اور پھر صور پھونکا گیا۔ یہ ہے وہ دن جس کا تجھے خوف دلایا جاتا تھا۔

آیت نمبر:21

* ہر شخص اس حال میں آگیا کہ اس کے ساتھ ایک ہانک کر لانے والا ہے اور ایک گواہی دینے والا۔

تو نامہ اعمال بھی انسان کے پاس ہو گئے کرامن کاتبین جو ہر ہر چیز لکھ رہے ہیں وہ بھی گواہی دیں گے اس شخص کی طرف سے تو غفلت میں تھا۔

آیت نمبر:22

* اس چیز کی طرف سے تو غفلت میں تھا اے انسان ہم نے وہ پردہ ہٹا دیا جو تیرے آگے پڑا ہوا تھا اور آج تو تیری نظر خوب تیز ہے۔

آیت نمبر:23

* اس کے ساتھی نے عرض کیا یہ جو میری سپردگی میں تھا حاضر ہے۔

آیت نمبر:24

* حکم دیا گیا پھینک دو جہنم میں خود سر کافر کو جو حق سے دشمنی رکھتا تھا بھلائی اور مال۔

آیت نمبر:25

* اور خیر کو روکنے والا تھا حد سے تجاوز کرنے والا تھا یہ شک میں پڑا ہوا تھا

آیت نمبر:26

* اللہ کے سوا کسی دوسرے کو خدا بنائے بیٹھا ہوا تھا اس سے سخت عذاب میں ڈال دو۔

آیت نمبر:27

* اس کا ساتھی عرض کرے گا اے رب، اے اللہ میں نے اس کو سرکش نہیں بنایا بلکہ یہ خود ہی پرلے درجے کی گمراہی میں پڑا ہوا تھا۔

آیت نمبر:28

* جواب میں ارشاد ہو گا میرے حضور جھگڑا نہ کرو، میں تم کو پہلے ہی انجام بد سے خبر دار کر چکا تھا۔

آیت نمبر:29

* میرے ہاں بات پلٹتی نہیں ہے اور میں اپنے بندوں پر ظلم توڑنے والا نہیں ہوں۔

آیت نمبر:30

* وہ دن جب کہ ہم جہنم سے پوچھیں گے کیا تم بھر گئی؟ وہ کہے گی کیا مزید بھی کچھ ہے؟

مزید کیا؟ ابھی مزید بھی کچھ ہے اللہ تعالی ہم سب کو اس جہنم سے محفوظ رکھے جس کا ایندھن انسان اور پتھر ہوں گے جو جن وانس سے بھری جائے گی اور پھر جب اس سے پوچھا جائے گا کہ کیا ابھی مزید گنجائش ہے تو وہ کہے گی کیا مزید بھی ہیں اگر اور بھی ہیں اور بھی لے آؤ۔

آیت نمبر:31

* اور جنت متقین کے قریب لے آئی جائے گی کچھ بھی دور نہیں ہو گی۔

آیت نمبر:32

* ارشاد ہو گا یہ ہے وہ چیز جس کا تم سے وعدہ کیا جاتا تھا ہر اس شخص کے لیے جو بہت رجوع کرنے والا اور بڑی نگہداشت کرنے والا ہے۔

آیت نمبر:33

* جو بن دیکھے اللہ سے ڈرتا ہے رحمان سے ڈرتا ہے اور جو دل گرویدہ لیے ہوئے آیا ہے۔

جس کا دل سلامتی والا ہے اللہ کی طرف رجوع کرنے والا ہے یہاں پہ بات ہوئی تو بہت رجوع کرنے والا ہے رجوع کرنے والا کون ہوتا ہے جو گناہ کو چھوڑ کے نیکی کے راستے پہ آجاتا ہے جو ہر اس چیز کو چھوڑ دیتا ہے جو اللہ کو ناپسند ہو جو اکیلے میں اللہ کو یاد کرتا ہے جو مجلس میں اللہ کو یاد کرتا ہے جو اکیلے میں مجلس میں ہر جگہ استغفار کرتا ہے اور اپنے گناہوں پہ توبہ کرتا ہے یہ شخص بن دیکھے اللہ سے ڈرتا ہے اور محبت والا دل لے کے اللہ کے پاس پہنچتا ہے۔ اس کے لیے اللہ حکم دیں گے۔

آیت نمبر:34

* داخل ہو جو جنت میں سلامتی کے ساتھ وہ دن ابدی زندگی کا دن ہو گا۔

آیت نمبر:35

* وہاں ان کے لیے وہ سب کچھ ہو گا جو وہ چاہیں گے اور ہمارے پاس اس سے زیادہ بھی بہت کچھ ان کے لیے ہے۔

مزید کیا کچھ ؟ اللہ تعالی کی رضا اللہ کا دیدار جو جنتیوں کے لیے ہو گا۔

آیت نمبر:36

* ہم ان سے پہلے بہت سی قوموں کو ہلاک کر چکے ہیں جو ان سے بہت زیادہ طاقتور تھی اور دنیا کے ملکوں کو انہوں نے چھان مارا تھا پھر کیا وہ کوئی جائے پناہ پا سکے ؟

آیت نمبر:37

* اس تاریخ میں عبرت کا سبق ہے ہر اس شخص کے لیے جو دل رکھتا ہو یا جو توجہ سے بات کو سنے۔

تو سبق کون حاصل کرتا ہے جس کے لیے ہدایت حاصل کرنے والا دل اور پھر وہ اس بات کا توجہ سے بھی سننے اور وہ گواہ ہو

آیت نمبر:38

* ہم نے زمین اور آسمانوں کو اور ان کے درمیان کی ساری چیزوں کو چھ دن میں پیدا کر دیا اور ہمیں کوئی تھکن نہ ہوئی۔

آیت نمبر:39

* بس اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جو باتیں یہ لوگ بناتے ہیں ان پہ صبر کیجئے اور اپنے رب کی حمد کے ساتھ اس کی تسبیح بیان کیجیے طلوع آفتاب اور غروب آفتاب سے پہلے۔

آیت نمبر:40

* اور رات کے وقت پھر اس کی تسبیح بیان کیجیے اور سجدہ کرنے سے فارغ ہونے کے بعد بھی۔

تو یہاں پہ اللہ تعالی تسبیح کا بہت زیادہ حکم دے رہے ہیں۔

صبح و شام اللہ کی تسبیح بیان کرنی چاہیے ہر لمحہ گھر کے کام کاج کرتے ہوئے سفر میں جب جب وقت ملے ہر لمحہ زبان کو اللہ کے ذکر سے تر رکھنے کی کوشش کرنی چاہیے چھوٹے چھوٹے مسنون اذکار ہیں ان کو ضرور سیکھنے چاہیے

سبحان اللہ

چھوٹا سا ذکر ہے سو دفعہ اکیلے میں ہزار نیکیاں لکھی جاتی ہیں ہزار گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔

* رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے سورج طلوع ہونے اور غروب ہونے سے پہلے سو دفعہ سبحان اللہ کہا تو یہ اس کے لیے 100 اونٹوں سے زیادہ بہتر ہے

تو کوشش کرنی چاہیے کہ زیادہ سے زیادہ مسنون اذکار اور دوسرے جتنے اذکار ہیں ان کا اہتمام کیا جائے دوسرے اذکار سے مراد درود پاک یا قرآن پاک کی مسنون دعائیں ہیں۔

آیت نمبر:41

اور سنو، جس دن منادی کرنے والا (ہر شخص) قریب ہی سے پکارے گا۔

آیت نمبر:42

* جس دن سب لوگ آوازہ حشر کو ٹھیک ٹھیک سن رہے ہوں گے وہ زمین سے مردوں کے نکلنے کا دن ہو گا۔

آیت نمبر:43

* ہم ہی زندگی بخشتے ہیں اور ہم ہی موت دیتے ہیں اور ہماری طرف ہی اس دن سب کو پلٹنا ہے۔

آیت نمبر:44

* جب زمین پھٹ جائے گی اور لوگ اس کے اندر سے نکل کر تیز تیز بھاگے جا رہے ہوں گے یہ حشر ہمارے لیے بہت آسان ہے۔

آیت نمبر:45

* اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم، جو باتیں یہ لوگ بنا رہے ہیں انہیں ہم خوب جانتے ہیں اور تمہارا کام ان سے جبراً بات منوانا نہیں ہے بس تم اس قرآن کے ذریعے سے ہر اس شخص کو نصیحت کرو جو میری تنبیہ سے ڈرے۔

سورة الذاريات

* شروع کرتی ہوں اللہ کے پاک نام سے جو بڑا مہربان نہایت ہی رحم کرنے والا ہے۔

آیت نمبر:01

* قسم ہے ان ہواؤں کی جو گرد اڑانے والی ہیں۔

آیت نمبر:02

* پھر پانی سے لدے ہوئے بادل اٹھانے والی ہیں۔

آیت نمبر:03

* پھر سبک رفتاری کے ساتھ (آہستہ آہستہ) چلنے والی ہیں۔

آیت نمبر:04

* پھر ایک بڑے کام کی تقسیم کرنے والی (یعنی بارش) کی تقسیم کرنے والی ہیں۔

آیت نمبر:05

* حق تو یہ ہے کہ جس چیز کا تمہیں خوف دلایا جا رہا ہے وہ سچی ہے۔

آیت نمبر:06

* اور جزائے اعمال ضرور پیش ہونی ہے۔

قیامت کا دن ضرور واقعہ ہونا ہے

آیت نمبر:07

* قسم متفرق راستوں والے آسمان کی۔

آیت نمبر:08

* (آخرت کے بارے میں) تمہاری بات ایک دوسرے سے مختلف ہے۔

آیت نمبر:09

* اور اس سے وہی پھیرا ہوا ہے جو حق سے پھرا ہوا ہے۔

آیت نمبر:10

* مارے گئے قیاس اور گمان سے حکم لگانے والے۔

آیت نمبر:11

* جو جہالت میں غرق ہے اور غفلت میں مدہوش ہیں۔

آیت نمبر:12

* پوچھتے ہیں آخر وہ روز جزا کب آئے گا؟

آیت نمبر:13

* وہ اس روز آئے گا جب یہ لوگ آگ پر تپائے جائیں گے۔

آیت نمبر:14

* (ان سے کہا جائے گا) اب چکھو مزا اپنے فتنے کا یہ وہی چیز ہے جس کے لیے تم جلدی مچا رہے تھے۔

آیت نمبر:15

* البتہ متقی لوگ اس روز باغوں اور چشموں میں ہوں گے۔

آیت نمبر:16

* جو کچھ ان کا رب انہیں دے گا اسے خوشی خوشی لے رہے ہوں گے۔

ایسے لگتا ہے جیسے اللہ تعالی اپنے ہاتھ سے خوشی خوشی جنت والوں کو دے رہے ہوں گے۔

* وہ اس دن کے آنے سے پہلے نیکو کار تھے۔

آیت نمبر:17

* راتوں کو کم ہی سوتے تھے۔

آیت نمبر:18

* اور پھر وہی رات کے پچھلے پہروں میں معافی مانگتے تھے۔

سحری کی اوقات میں دعائیں کرتے تھے کیونکہ سحری کی اوقات میں دعائیں قبول ہوتی ہیں اللہ تعالی آسمان دنیا بھی ہوتے ہیں اور خود پکارتے ہیں کہ کون ہے جو مجھ سے دعا کرے تو میں اس کی دعائیں قبول کروں۔

اور پھر یہاں پہ بات ہو رہی ہے کہ رات کو کم ہی سوتے تھے تو اب جیسے رمضان ہے تو اس میں تو تہجد کا ضرور ضرور اہتمام کرنا چاہیے گھر والے ایک دوسرے کو جگائیں۔ میاں بیوی ایک دوسرے کو جگائیں۔

پھر داؤد علیہ السلام کی رات تک اگر ہم دیکھیں تو انہوں نے اپنی رات کی تقسیم بہت عمدہ کی ہوئی تھی پہلے آج جو رات کا آدھا حصہ ہے پہلے آدھی رات تک سوتے تھے اس کے بعد عبادت کرتے تھے پھر جب رات کے چھٹا حصہ آ جاتا تھا اس میں پھر سو جاتے تھے۔

آیت نمبر:19

* اور ان کے مالوں میں حق ہے ساحل اور محروم کے لیے۔

تو جو جنت والے ہیں وہ اپنے مال میں سے ساحل اور محروم ان کے بھی حصے نکالتے ہیں سارا مال صرف اپنے اوپر خرچ نہیں کرتے۔

آیت نمبر:20

* زمین میں بہت سی نشانیاں ہیں یقین لانے والوں کے لیے۔

آیت نمبر:21

* اور خود تمہارے اپنے وجود میں بھی کیا تم کو سوجھتا نہیں؟

آیت نمبر:22

* آسمان ہی میں ہے تمہارارزق بھی اور وہ چیز بھی جس کا تم سے وعدہ کیا جارہا ہے۔

آیت نمبر:23

* پس قسم ہے آسمان اور زمین کے مالک کی، یہ بات سچ ہے ایسی یقینی جیسے تم بول رہے ہو۔

آیت نمبر:24

* اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم، ابراہیم کے معزز مہمانوں کی حکایت بھی تمہیں پہنچی ہے؟

آیت نمبر:25

* جب وہ اس کے ہاں تشریف لائے اور کہا کہ آپ کو سلام ہو ابراہیم نے کہا آپ لوگوں کو بھی سلام ہو کچھ نا آشنا سے لوگ تھے

آیت نمبر:26

* پھر وہ چپکے سے اپنے گھر والوں کے پاس کیا اور ایک موٹا تازہ بچھڑا لا کر

آیت نمبر:27

* مہمانوں کی آگے پیش کیا

تو مہمانوں سے پوچھے بغیر مہمان نوازی کرنی چاہیے

* اس نے کہا آپ حضرات کھاتے کیوں نہیں ہیں؟

آیت نمبر:28

* پھر وہ اپنے دل میں ان سے ڈرا انہوں نے کہاڈرئیے نہیں اور اسے ایک علم والے لڑکے کی پیدائش کی خبر دی۔

آیت نمبر:29

* یہ سن کر اس کی بیوی چیختی ہوئی آگے بڑھی اور اس نے اپنا منہ پیٹ لیا کہنے لگی ایک تو میں بوڑھی دوسری بانجھ۔

آیت نمبر:30

* انہوں نے کہایہی کچھ فرمایا تیرے رب نے وہ حکیم ہے اور وہ سب کچھ جانتا ہے۔

وآخر دعوانا ان الحمدلله رب العالمين

سبحانك اللهم وبحمدك نشهد لا اله الا انت نستغفرك واتوب عليه

السلام عليكم ورحمته الله وبركاته

اس تفسیر کا زیادہ تر میٹریل:

تفہیم القرآن

تفسیر ابن کثیر

ڈاکٹر اسرار احمد کی آڈیوز

اور ڈاکٹر فرحت ہاشمی کی آڈیو تفسیر سے لیا گیا ہے

فائل صدقہ جاریہ کی نیت سے ہر جگہ شئر کرنے کی اجازت ہے۔

Contact No: Zahida Yasir (+92 332-5919409), Sadia Alam (+92 333 -1305574)